باب-88

جنات

☆ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ -

ترجمہ: اور جب ہم نے جنوں کے گروہ کو تمھاری طرف بھیجا کہ قرآن سنیں۔ پھر جب حاضر ہوئے (اور قرآن سننے لگے تو ساتھ کے جنوں سے) کہا، خاموش! (ذرا کان لگا کر) سنو۔ جب (حضورؐ کا قرآن) پڑھنا ختم ہو گیا تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع دی۔ (سورۃ الاحقاف: آیت 29)

صاحبو! غیر مرئی یا invisible ہستیاں، بعض دفعہ مرئی ہوتی اور نظر آجاتی ہیں۔ جیسے جبرئیل علیہ السلام اعرابی اور وحیہ کلبی (قبیلہ کلب کے صحرائی بدّو) کی شکل میں عام لوگوں کو نظر آجاتے تھے۔

غیر مرئی ہستیاں جب عام انسانوں کو مرئی اور نمایاں ہونا چاہتی ہیں تو انسان یا حیوانات کی شکل لیتی ہیں۔ اس صورت میں حیوانات کے تمام لوازم (requisites) ان کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ پس اگر سانپ کی شکل میں جن آئے تو وہ لکڑی کے ایک مارے سے بھی مر جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کا حاضر ہونا، حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور زبیر ابن العوام اور عبد اللہ ابن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم سے مروی ہوا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ جن اور انس، دونوں مکلف شرعی یعنی religious ہیں۔ گزشتہ پیغمبروں کے زمانہ میں بھی وہ انسانوں کے پیغمبروں کے تابع تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نخلع اور نصیبین اور دوسرے مقامات سے بھی جن آئے تھے۔

بہت سے جِن، صحابی بھی ہیں۔ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ چنانچہ جس جِن صحابی نے دستِ مبارکہ پر بیعت کی تھی اور مصافحہ کیا تھا اس کی روایت، ہمارے پاس من و عن، یعنی عن فلاں، عن فلاں کی روایت سے ثابت ہے۔ اور علماء اس کی سند دیتے ہیں۔

یہاں ایک عالم گیر مغالطہ لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو گیا ہے، وہ یہ کہ جو چیز ہم کو معلوم نہیں یا ہمارا مشاہدہ نہیں، وہ موجود ہی نہیں۔ دیکھو! ہر کام کے چند لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ جن کو تحقیق نہیں تجربہ نہیں، ان کو چاہیے کہ ماہرینِ فن و اہلِ تجربہ پر انحصار کریں۔ تم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ اس کی ہم کو تحقیق نہیں۔ اس دورِ جدید میں چند روحانیات (spiritualism) اور ہپناٹزم والے بھی نکلے ہیں جو روحانیات کے قائل ہیں۔ مگر وہ ابھی اس کی A, B, C ہی میں ہیں۔ ایسے حال میں جنات کا انکار سوائے جہل کے اور کیا ہے؟ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کا انکشاف اب ہوا ہے۔ اگر ہمارے بزرگ اپنی معلومات پر ہی قناعت کرتے یا جس کی تحقیق نہیں اس سے انکار کر کے بیٹھ رہتے تو علوم کا ارتقا کیسے ہوتا۔۔۔؟

یہ بات بھی یاد رکھو کہ اگر کسی نے جِن کے معنی بعض جگہ بعض وجوہ سے جراثیم کے لیے ہیں تو اس پر سخت حملے کرنا بھی بے جا ہے۔ دیکھو! شیطان کے معنی معلوم ہیں، مگر طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 65) میں شیاطین سے مراد سانپ اور رؤس الشیاطین سے مراد ناگ پھنی اور چپل سینڈ لیے گئے ہیں۔ چنانچہ یاد رکھو کہ افراط و تفریط، یعنی حد سے زیادہ بڑھانا یا حد سے زیادہ کمی کرنا، بُری بلا ہے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 26 صفحہ 21، 22 اور پارہ 30 صفحہ 203 }

Siddiqui Publications